دارُالافتاءاہلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

شرعی مسافر نے دو کی بجائے چار رکعات نماز پڑھ لی، تو حکم

ریفرنس نمبر: Sar7580

تاریخ: 09-11-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ شرعی مسافر نے قصداً یا سہواً دو کی جگہ چار رکعات فرض پڑھ لیں، تو کیا حکم ہے؟ جبکہ دوسری رکعت پر قعدہ بھی کیا ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

شرعی مسافر پر واجب ہے کہ نماز میں قصر کرے، یعنی چار رکعت والے فرض، مثلاً ظہر، عصر اور عشاء کو دو پڑھے کہ اس کے حق میں دو رکعتیں ہی پوری نماز ہے، لہذا اگر جان بوجھ کر دو کی بجائے چار رکعتیں ادا کیں اور دوسری رکعت پر قعدہ کیا تھا، تو فرض ادا ہو گئے اور آخری دو رکعتیں نفل ہو گئیں، مگر ترکِ واجب کے سبب کراہتِ تحریمی کا مرتکب اور گنہگار ہوا، لہذا اس پر توبہ کرنا اور دوبارہ دو رکعت نماز ادا کرنا واجب ہے، البتہ اگر سہواً یعنی بھولے سے چار رکعتیں پڑھی ہوں، تو سجدہ سہو واجب ہے اور سجدہ سہو واجب ہونے کے باوجود نہ کیا، تو دوبارہ نماز ادا کرنا واجب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مسافر کو قصر نماز کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:﴿ وَ اِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر گناہ نہیں کہ بعض نمازیں قصر سے پڑھو۔

(پارہ 5، سورۃالنساء، آیت 101)

مذکورہ آیت مبارکہ کے تحت امام ابو البرکات عبد اللہ بن احمد نَسَفِی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 710ھ/1310ء) لکھتے ہیں: ”القصر عزیمۃ غیر رخصۃ ولا یجوز الاکمال“ ترجمہ: نماز میں قصر کرنا عزیمت ہے، رخصت نہیں اور مکمل چار رکعت ادا کرنا، جائز نہیں۔

(تفسیر نسفی، سورۃ النساء، تحت الایۃ 101، جلد 1، صفحہ 390، مطبوعہ لاھور)

صحیح مسلم شریف میں ہے: ”عن یعلی بن أمیۃ، قال: قلت لعمر بن الخطاب: (لیس علیکم جناح أن تقصروا من الصّلاۃ، إن خفتم أن یفتنکم الذین کفروا) فقد أمن الناس، فقال: عجبت مما عجبت منه، فسألت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلّم عن ذلک، فقال صدقۃ تصدق اللہ بھا علیکم، فاقبلوا صدقته“ ترجمہ: حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے عرض کی (اللہ پاک نے تو یہ فرمایا): تم پر گناہ نہیں کہ بعض نمازیں قصر سے پڑھو اگر خوف ہو کہ کافر تمہیں فتنہ میں ڈالیں گے، اب تو لوگ امن میں ہیں۔ فرمایا: جس چیز سے تمہیں تعجب ہوا ہے مجھے بھی اس

سے تعجب ہوا تھا، تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا، تو ارشاد فرمایا: یہ صدقہ ہے، جو اللہ نے تم پر تصدق فرمایا، تو اس کا صدقہ قبول کرو۔ (الصحیح لمسلم، کتاب صلوۃ المسافر، جلد1، صفحہ241، مطبوعہ کراچی)

اور علامہ برہان الدین علی بن ابو بکر مَرغینانی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:593ھ/1196ء) لکھتے ہیں: "فرض المسافر فی الرباعیۃ رکعتان لا یزید علیھما" ترجمہ: مسافر کے چار رکعت والے فرض دو رکعتیں ہیں، ان پر زیادتی نہیں کر سکتا۔

(ھدایہ، کتاب الصلاۃ، جلد اوّلین، صفحہ174، مطبوعہ لاہور)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں: "مسافر پر واجب ہے کہ نماز میں قصر کرے یعنی چار رکعت والے فرض کو دو پڑھے اس کے حق میں دو ہی رکعتیں پوری نماز ہے اور قصداً چار پڑھیں اور دو پر قعدہ کیا تو فرض ادا ہو گئے اور پچھلی دو رکعتیں نفل ہوئیں، مگر گنہگار و مستحقِ نار ہوا کہ واجب ترک کیا، لہٰذا توبہ کرے اور دو رکعت پر قعدہ نہ کیا، تو فرض ادا نہ ہوئے اور وہ نماز نفل ہو گئی۔" (بہار شریعت، جلد1، حصہ4، صفحہ743، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

دو کی جگہ چار رکعتیں ادا کرنے والے مسافر کے متعلق تنویر الابصار و در مختار میں ہے: "(فلو اتمّ مسافر، ان قعد فی القعدۃ (الاولیٰ تمّ فرضہ و) لکنّہ (أساء) لو عامداً لتاخیر السلام وترک واجب القصر" ترجمہ: اگر مسافر نے نماز مکمل پڑھ لی اور قعدہ اولیٰ میں بیٹھا، تو اس کے فرض مکمل ہو گئے، لیکن برا کیا جب کہ جان بوجھ کر ایسا کیا ہو، اس لیے کہ سلام میں تاخیر ہوئی اور قصر کا واجب ترک ہوا۔

(تنویر الابصار مع درمختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، جلد2، صفحہ733،734، مطبوعہ کوئٹہ)

مذکورہ بالا عبارت کے تحت علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں: "فعلم انّ الاساءۃ ھنا کراھۃ التحریم" ترجمہ: معلوم ہوا یہاں اساءۃ سے مراد کراہتِ تحریمی ہے۔

(ردالمحتار مع الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، جلد2، صفحہ734، مطبوعہ کوئٹہ)

اور کراہتِ تحریمی کے ساتھ ادا کی گئی نماز کا اعادہ واجب ہونے کے بارے میں درمختار میں ہے: "کل صلاۃ ادّیت مع کراھۃ التحریم تجب اعادتھا" ترجمہ: ہر وہ نماز جو کراہتِ تحریمی کے ساتھ ادا کی گئی اس کو لوٹانا واجب ہے۔

(الدرالمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، واجبات الصلاۃ، جلد2، صفحہ182، مطبوعہ کوئٹہ)

مسافر نے جان بوجھ کر دو کی بجائے چار رکعتیں ادا کیں، تو اعادہ لازم ہونے کے متعلق علامہ بدرالدین محمود بن احمد عینی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:855ھ/1451ء) لکھتے ہیں: "اذا صلی اربعاً متعمّداً اعادھا" ترجمہ: جب (مسافر) جان بوجھ کر چار رکعتیں ادا کرے، تو اس نماز کا اعادہ کرے۔ (البنایۃ، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، جلد3، صفحہ10، مطبوعہ کوئٹہ)

سیّدی اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "جس پر شرعاً قصر

ہے اور اس نے جہلاً (پوری) پڑھی اس پر مواخذہ ہے اور اس نماز کا پھیرنا واجب۔"

(فتاویٰ رضویہ، کتاب الصلاۃ، صلاۃ المسافر، جلد8، صفحہ270، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاہور)

مسافر نے بھولے سے چار رکعتیں ادا کرلیں، تو سجدہ سہو کرنے کے **متعلق مُصنّف عبدُ الرَّزّاق میں ہے:** "عن الحسن في مسافر يسهو فيصلي الظهر أربعا قال: يسجد سجدتي السهو" **ترجمہ:** امام حسن بصری رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے اس مسافر کے **متعلق مروی ہے** جو ظہر کی (دو کی بجائے) چار رکعات ادا کرلے، فرمایا: وہ سہو کے دو سجدے کرے۔

(مصنف عبدالرزاق، باب مسافر امّ مقیمین، جلد2، صفحہ541، مطبوعہ المجلس العلمی، ھند)

اور **علامہ شُرُنبلالی حنفی** رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1069ھ/1658ء) **لکھتے ہیں:** " (فإذا أتم الرباعية) و الحال أنه (قعد القعود الأول) قدر التشهد (صحت صلاته) لوجود الفرض في محله وهو الجلوس على الركعتين وتصير الأخريان نافلة له (مع الكراهة) لتأخير الواجب وهو السلام عن محله إن كان عامدا فإن كان ساهيا يسجد للسهو" **ترجمہ:** اور جب مسافر چار رکعتیں پوری پڑھ لے اور دوسری رکعت پر بقدرِ تشہد بیٹھا ہو، تو اس کی نماز (کراہت کے ساتھ) درست ہو جائے گی، کہ فرض اپنے محل میں پایا گیا اور وہ دو رکعتوں کے بعد بیٹھنا ہے اور آخری دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی، مگر یہ نماز مکروہ ہوئی، اس لیے کہ سلام کا واجب اپنے محل سے مؤخر ہوا، جبکہ اس نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہو، اور اگر بھولے سے چار پڑھیں ہوں، تو سجدہ سہو کرے گا۔

(مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، باب صلاۃ المسافر، صفحہ222، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سجدہ سہو واجب ہونے کے باوجود نہ کیا، تو نماز واجب الاعادہ ہونے کے **متعلق صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی** رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1367ھ/1947ء) **لکھتے ہیں:** "اگر سہواً واجب ترک ہوا اور سجدہ سہو نہ کیا، جب بھی اعادہ واجب ہے۔"

(بہار شریعت، حصہ4، جلد1، صفحہ708، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــه

مفتی محمد قاسم عطاری

03ربیع الاخر 1443ھ/09نومبر 2021ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے